ان ارید الا الاصلاح

یہ مضمون ہمارے دوست منشی خادم حسین صاحب نے نہایت محنت و جانفشانی و تدقیق و تحقیق سے حضرت خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی ایک پیشگوئی کی تصدیق میں لکھا ہے کہ میری امت میں سے ایک فرقہ حضور علیؓ کے بارے میں نصاریٰ کا مثیل ہو جائیگا۔

منشی صاحب کی وسعت نظر و علمی تبحّر کا ثبوت خود انکا مضمون ہی کہ جو بات کی ہے اسکا حوالہ دیا ہے اگر کوئی حوالہ غلط ہو یا ایسی بات اس فرقہ کی طرف منسوب ہو جسکے وہ قایل نہ ہوں تو ہم بڑی خوشی سے اسکی تردید کرنے کو تیار ہیں کیونکہ مقصد تحقیق حق و تزکیہ نفوس یعنی اصلاح ہے جو بہت برجستہ عنوان ہمارے فاضل دوست کو سوجھا ہے

معزز ناظرین! اس مضمون میں انشاء اللہ مجھکو یہ دکھانا ہے کہ عام طور پر مذہب شیعہ کے کون کون سے عقائد عیسائیوں کے ساتھ ملتے جلتے ہیں

مشابہت کا مجمل بیان

علامہ شہرستانی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے گمراہ فرقوں کو سابقہ امت کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اور مشبہہ اس امت کے یہودی ہیں۔ "والرفضۃ نصارٰھا" اور رافضی اس امت کے نصارٰے ہیں" ملل والنحل مطبوعہ مصر صفحہ ۷

لیکن ہمارے شیعہ بھائی ہمارے شہرستانی کی صدق بیانی کو کب مانتے ہیں اسلئے بہتر ہے کہ میں حسب معمول ان ہی کی کتابوں کی طرف رجوع کروں وباللہ التوفیق

(۱) جناب علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ میں ایکدن آنحضرت صلعم کی خدمت میں آیا۔ اور آپ قریش کے ایک مجمع میں بیٹھے تھے آپنے میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ یا علی انما

مثلك فی هٰذہ الامة کمثل عیسیٰ ابن مریم احبۃ قوم فافرطوا فی حبہ فھلکوا وابغضہ قوم فافرطوا فی بغضہ فھلکوا واقتصد فیہ قوم فنجوا"۔ ترجمہ اے علی! بہ تحقیق تمہاری مثل اس امت میں عیسےٰ بن مریم کی سی ہے ایک قوم نے اس سے محبت کی اور اس محبت میں حد سے بڑھ گئے پس ہلاک ہو گئے۔ اور ایسا ہی ایک قوم نے اس سے بغض کیا اور بغض میں حد سے بڑھ گئے پس ہلاک ہو گئے اور ایک قوم نے اعتدال کو ملحوظ رکھا پس وہی ناجی ہوئی حدیث مذکور دیکھو تفسیر صافی (بحوالہ مجمع البیان) زیر آیت ولما ضرب ابن مریم مثلا مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۶۸ نیز دیکھو کتاب حیوٰۃ القلوب جلد اول باب ۲۸ حالات عیسیٰ علیہ السلام صفحہ ۳۵۹ مطبوعہ لکھنؤ

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم جناب علی علیہ السلام کو خطاب کر کے فرماتے ہیں "ان فیك شبھا من عیسےٰ بن مریم لولا ان یقول فیك طوائف من امتی ما قالت النصاریٰ فی عیسیٰ بن مریم لقلت فیك قولا لا تمر بملاء من الناس الا اخذوا التراب من تحت قدمیك یلتمسون بذلك البرکۃ"۔ فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۲۸ مطبوعہ لکھنؤ۔ ترجمہ اے علی! تم میں سچ مچ عیسیٰ بن مریم کی طرح ایک بات ہے۔ اگر یہ (اندیشہ) نہ ہوتا کہ میری امت کے گروہ میں تیرے حق میں وہی کچھ کہنے لگجائینگے جو کچھ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے حق میں کہدیا۔ تو میں تمہارے حق میں ایک ایسی بات کہتا (یعنی تمہاری فضیلت میں) کہ جن لوگوں کے پاس سے آپ گزر جاتے وہ تمہارے قدموں کی خاک اٹھالیتے اور اس سے برکت پاتے۔

معزز ناظرین! یہ حدیث آپکی خاص توجہ کے لائق ہے مطابق اسکے آنحضرت صلعم نے حضرت علیؑ کے بارے میں وہ خاص قول ارشاد فرمانے سے زبان مبارک کو روک لیا۔ اور اگر بیان فرماتے بھی تو انکے خیال میں زیادہ سے زیادہ لوگ یہی کرتے کہ حضرت علیؑ کے قدموں کی خاک سے برکت ڈھونڈتے مگر جیسے کہ آئندہ روایات سے واضح ہوگا اگر آنحضرت صلعم

زندہ ہوتے تو دیکھتے کہ امت کے بعض فرقوں نے جناب علی کی قدموں کی خاک کو جبریل کا سرمہ چشم بنایا۔ اور اسکی ذات کو بشریت سے نکال سدرۃ المنتہٰی میں مسجود ملائکہ ٹھہرایا بلکہ بعض نے تو اللہ میاں کو ہی خدائی سے برطرف کر کے جناب علیؑ کو الوہیت کا سہرا بندھایا

(۳۳) اصول کافی میں ایک حدیث امام باقرؑ سے مروی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ بعد وفات آنحضرت صلعم آپ کے بارہ اوصیا (خلفاء) مقدر و مقرر تھے جن میں سے (امام فرماتے ہیں کہ) بعض گزر گئے۔ اور بعض باقی ہیں۔ اور آنحضرت صلعم کے یہ اوصیاء حضرت عیسےٰ کے اوصیاء (حواریوں) کے چلن پر ہوتے تھے۔ جو کہ بارہ تھے۔ اسکے بعد اصل حدیث میں یہ فقرہ ہے "وکان امیر المومنین علی سنۃ المسیح" یعنی جناب علی مسیحؑ کی سنت پر تھے۔ دیکھو اصول کافی کتاب الحجۃ صفحہ ۳۴۴ مطبوعہ لکھنؤ۔ اور صافی شرح اصول کافی باب ۱۲۴ حدیث نمبر ۹ صفحہ ۳۲۷ مطبوعہ لکھنؤ

اسکے بعد ذیل میں اب ہر دو مذاہب مذکورہ کے بعض عقاید کو تفصیل کے ساتھ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔

عقاید نصارٰی	عقاید شیعہ
(۱) الوہیت مسیح قرآن مجید سے ظاہر ہوتا ہے کہ نصارٰی نے کہیں مسیح کو عین ذات خدا مانا ہے جیسے کہ فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ یعنی کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم ہی خدا ہے کہیں مسیح کو ابن اللہ کہا گیا جیسے کہ فرمایا وقالت النصارٰی مسیح ابن اللہ	(۱) الوہیت جناب علی علیہ السلام و دیگر آئمہ اہلبیت کرام شیعیان غالی جنکا بانی عبد اللہ ابن سبا ہوا انکے سب فرقے جناب علیؑ کو خدا کہتے ہیں نصیری۔ انکا عقیدہ ہے کہ عبد اللہ ابن سبا نے ایکدفعہ جناب علی سے عرض کیا تھا "انت انت یعنی انت اللہ"۔ تذکرۃ الائمہ مجلس صفحہ ۹۱

عقائد نصاریٰ	عقائد شیعہ
یہ بھی ظاہر ہو کہ ابن سے مراد دوسرے ابنائے انسان کیطرح نہیں ہوسکتی بلکہ نصاریٰ کا مطلب یہ ہو کہ مسیح خاص الخاص مقرب خدا ہے اور خدا کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہوا ہے کہیں تثلیث کے رنگ میں جیسے فرمایا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثہ۔ یعنی کفر کیا انہوں نے جنھوں نے کہا کہ اللہ کی ذات میں تین اقنوم ہیں۔ ایک فرقہ نصاریٰ کا عقیدہ لکھا ہو کہ "ہمارے خداوند کا جسم درحقیقت گوشت و پوست کا جسم نہیں تھا بلکہ صرف بظاہر ایک جسمانی صورت تھی یہ اسواسطے کہ مادی جسم ماننے میں موروثی گناہ کو اس میں شامل ماننا پڑتا تھا اور اس صورت میں الوہیت کا اتصال اسکے ساتھ ممکن متصور نہیں تھا۔ اسی فرقہ کی نسبت ایک اور محقق کا مقولہ ہے "کہ ایسا ہی ہوا۔ کہ مسیح ہیکل انسانی میں گو ظاہر ہوا مگر حقیقت میں وہ انسان نہ تھا" الخ دیکھو ڈکشنری آف سیکٹس اینڈ ہیریٹیکس مؤلفہ جان ہنری بلنٹ مطبوعہ ۱۸۹۱ء در ذکر فرقہ ڈوسیٹے	علیاویہ کا عقیدہ کہ علی خدا ہیں اور محمد انکے بندے ہیں" توضیح المقال مطبوعہ ایران ص۴۵ غرابیہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے جبرئیل کو جناب علی کے پاس بھیجا تھا مگر وہ بھول کر محمد صلعم کے پاس چلا گیا کیونکہ محمد صلعم علی کے مشابہ تھے اور جبرئیل پر لعنت کرتے ہیں کہ کیوں علی کا حق رسالت محمد صلعم کو دیدیا بعض کہتے کہ وہ خدا تھے۔ تذکرۃ الائمہ صفحہ ۹۱ خطابیہ امام جعفر صادق کو خدا مانتے "ان الصادق ھو اللہ" توضیح المقال صفحہ ۴۴ ناؤسی بعضے بالوہیت آنحضرت (صادق) قائل اند" تذکرۃ الائمہ صفحہ ۱۵۳ یہ تو غالیوں کی باتیں ہیں۔ ہمارے اثنا عشری صاحبان کب قائل ہونگے۔ اسواسطے مشتے نمونہ خروارے خاص انکے عقاید کو جو انکی کتابوں میں ہیں عرض کرتا ہوں۔ (۱) ائمہ کی نسبت لکھا ہو کہ وہ اپنی مرضی سے مرتے ہیں۔ اصول کافی کتاب الحجۃ پھر لکھا ہے کہ "عزرائیل بفرمان او روح قبض میکند" تذکرۃ ص۸۵ یعنی ملک الموت حضرت علی کے حکم سے روح

عقائد نصاریٰ	عقائد شیعہ
	قبض کرتا ہے (پھر یہ کہ جبریل جناب علی کا شاگرد ہے تذکرہ صفحہ ۸۲) پھر لکھا ہے کہ جبتک علیؑ حاضر نہ ہوں فرزند پیدا نہیں ہوتا" گویا لا یملکون موتاً ولا حیوٰۃ" کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ (۲) علی مسجود ملائکہ (۱) شیطان روایت کرتا ہے کہ جب زمرۂ ملائکہ میں مجھکو بارہ ہزار سال عبادت کرتے ہو چکے تو ایکدن ایک بڑی شعاع روشن نور کی گزر گئی عرض کیا گیا کہ بار خدایا یہ کس کا نور ہے جواب ملا کہ "این نور طینت علی بن ابیطالب است" عین الحیات مجلسی (۲) آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ معراج کی رات مینے حضرت علی کی تصویر سدرۃ المنتہیٰ کے پاس دیکھی و دیدم کہ ملائکہ نزد آں صورت تذلل و تواضع میکردند و زیادہ از تذلل این دو دیگر نزد آنحضرۃ (علیؑ) حیوٰۃ القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ (۳) معراج کیوقت حضرت علی کی شکل برابر آنحضرت کیساتھ تھی" و مثالك معی" و مثالك خلقی" تفسیر صافی صفحہ ۲۰۶ (۴) اور خود اللہ میاں نے اسوقت میں جناب علیؑ کے لب و لہجہ میں ہی رسول اللہ سے راز

عقاید نصاری	عقاید شیعہ
	کی باتیں کہیں وفی کشف النعمۃ انہ سئل بای نعمۃ خاطبک ربک لیلۃ المعراج فقال خاطبنی بلغۃ علی بن ابی طالب الخ تفسیر صافی زیر آیت سبحان الذی اسری
	(۵) تمام جہان کی چیزیں خدا کی طرف سے مامور ہیں کہ اماموں کی اطاعت کریں۔ امام حسین ع فرماتے ہیں "واللہ ما خلق اللہ شیئاً الا وقد امرہ بالطاعۃ لنا" ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۳۴۸
	(۶) جناب علی علیہ السلام بیت اللہ شریف میں پیدا ہوئے
(۳) تثلیث۔ رومن کیتھولک نصاری میں عموماً مریم کی بڑی تعظیم کیجاتی ہے اور زمانہ نبوی میں ایک خاص فرقہ ایسا تھا جو اقنوم ثلاثہ میں باپ بیٹے کے ساتھ مریم کو بھی شامل کرتے تھے جیسے کہ قرآن مجید میں آیا ہے ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین یعنی اے مسیح تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھکو اور میری ماں کو الہ پکڑو۔	(۳) شیعوں میں بجائے تین کے پانچتن کو مانتے ہیں قدیم شیعوں میں ایک فرقہ شیعیفیہ تھا۔ جسکا عقیدہ تھا کہ خدا نبی و علی و فاطمہ و حسن و حسین پر نازل ہوا۔ اور یہ پانچوں خدا ہیں۔ تذکرۃ الائمہ صفحہ ۹۱۸
یا ایک دوسری آیت میں بھی جیسے کہ اسکی تائید	آجکل بھی سب اثنا عشری اپنے آپکو پنجتنی کہتے ہیں۔ ایک اور گروہ بھی ہوا جسکا اسمی عاریت سے مخمسہ نام ہے وہ کہتے ہیں کہ سلمان فارسی ابوذر غفاری۔ مقداد۔ عمار بن یاسر۔ عمرو بن امیہ

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعہ
پائی جاتی ہی جہاں فرمایا ہی کان یاکلان الطعام یعنی مسیح اور اسکی ماں دونوں کھاتے پیتے تھے۔ آجکل کی پروٹسٹنٹ عیسائی مریم کو نکال کر روح القدس کو تثلیث میں شامل کرتے ہیں	پانچوں بزرگوار خدا کی طرف سے دنیا کے انتظام پر مقرر ہیں اور خدا سے مراد انکی (بقول منتہی المقال) جناب علی ہیں" توضیح المقال صفحہ ۴۵ اس گروہ کا ذکر آنریبل سید امیر علی صاحب بالتقاء نے بھی اپنی تحریروں میں فرمایا ہی۔ دیکھو سپرٹ آف اسلام ایڈیشن اول صفحہ ۵۰۵
(۳۳) القائی شبیہ مسیح "وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم" بعض نے اس سے مراد امر حقیقت کے مشتبہ ہوجانے سے لی ہی اور عوام نے "چونکہ مسیح کی صورت کسی اور شخص پر ڈالی گئی جو مسیح کا مشابہ ہوگیا" قال بعضہم الوجہ وجہ عیسیٰ والبدن بدن ما حینا × × × × وقال قوم صلب الناسوت و صعد اللاہوت تفسیر صافی زیر آیت ولکن شبہ لہم۔ ایک فرقہ ڈوسٹے کا عقیدہ ہی کہ مسیح نے (صلیب کے وقت) تکلیف اٹھاتے ہوئے حقیقت میں تکلیف کو محسوس نہیں کیا تھا۔ مگر یہودیوں کو ایسا ہی معلوم ہوا۔ ڈکشنری آف سیکٹس صفحہ ۱۲۶	(۳۳) غالیوں کا عقیدہ لکھا ہے کہ حضرت علی خود شہید نہیں ہوئے بلکہ شیطان انکی صورت پر ہوگیا اور قتل ہوا۔ "بلکہ شیطان بصورت علی گردید و کشتہ شد" تذکرہ صفحہ ۹۱ (۲) امام حسین کی نسبت بھی ایسا ہی عقیدہ تھا کہ حنظلہ بن السعد الشامی پر امام کی صورت ڈالی گئی اور وہی مقتول ہوا۔ وفیہم قوم یزعمون ان الحسین بن علی لم یقتل وانہ القی الشبہ علی حنظلۃ بن السعد الشامی" تفسیر صافی زیر آیت ولن یجعل اللہ للکفرین علی المومنین سبیلاً (۳) منصور عباسی نے امام صادق اور انکے بیٹے اسماعیل کو جلا بھیجکر شہید کروادیا مگر صبح کو دونوں صاحب بدستور زندہ تھے قتل گاہ

عقاید نصاری	عقاید شیعه
	میں دیکھا تو دو کٹے ہوئے سر پڑے تھے آخر روایت میں لکھا ہے فکان لقوله تعالی وما قتلوه وما صلبوه ولکن شبه لهم کتاب الخرائج مطبوعه بمبئی صفحه ۹۹
(۴) کفاره مسیح تمام دنیا کی بخشش کیخاطر خدا نے اپنا پلوٹھا بیٹا قربانی دیدیا۔ اب چاہیئے کہ سب لوگ بیٹے پر ایمان لائیں تاکہ انکے اگلے پچھلے گناه بخشے جائیں	(۴) شیعوں میں کفاره امام حسین مسلم ہے گو مختلف طور پر مثلاً یہ کہ امام حسین علیہ السلام اسمٰعیل کا فدیه ہوگئے اور آیت وفدیناه بذبح عظیم میں مراد امام حسین ہی ہیں۔ اعجاز التنزیل خلیفه سید محمد حسن صاحب مرحوم بعض کہتے ہیں کہ امت محمدیہ کی بخشش کی کوئی صورت نہ تھی بغیر اسکے کہ امام اپنی جان کو قربان کریں بعض کہتے ہیں۔ کہ صرف شیعوں کے واسطے جو انکی عزاداری کرتے ہیں۔ دولت ایران کا ایک وزیر ملقب به لسان الملک لکھتا ہے "در ہمه آفرینش شایسته این شہادت، که مفتاح شفاعت عامه است جز حسین علیه السلام کس نبود" ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب ۲ صفحه ۹۸
(۵) قبر پرستی:۔ مسیح کی ایک قبر بیت المقدس میں ہے جسکی پرستش نصاری کرتے ہیں اگرچه وه حقیقی قبر نہیں ہے اہل کتاب	(۵) شیعوں میں اماموں کے مزارات پر جانے کے بڑے بڑے ثواب ہیں اور اسباره میں بھی انہوں نے بڑا غلو کیا ہے مثلاً یہ کہ کوئی نبی نہیں ہے

عقاید نصاری	عقاید شیعہ
کی نسبت بخاری شریف میں ہے اتخذوا قبور انبیاء ھم مساجد" خاصکر رومن کیتھولک تو مسیح کی قبر اور دوسرے بزرگوں کی قبروں کی بہت ہی تعظیم و توقیر کرتے ہیں قرون وسطی میں عیسائیوں نے جو صلیبی جنگ مسلمان بادشاہوں سے کئے ہیں جن میں کروڑوں روپے خرچ ہوئے اور لاکھوں آدمی قتل ہوگئے۔ ان کا مقصد یہی تھا۔ کہ مسلمانوں کا مسیح کی قبر پر تسلط نہ رہے	(۱) مگر اس نے کربلا کی زیارت کی ہو وما من نبی الا و قد زار کربلا صفحہ ۳۷۵ ناسخ التواریخ (۲) موسیٰؑ کی بابت لکھا ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے سوال کیا کہ امام حسین کی قبر کی زیارت کرادو "فزارہ فی سبعین الفا من الملئکۃ" پس ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ زیارت کی۔ ناسخ صفحہ ۳۲۴ (۳) "من زار قبر الحسین عارفا بحقہ غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر" جبرنے امام حسینؑ کی قبر کی زیارت انکے حق کو جان کر کی، اگلے پچھلے گناہ اسکے معاف ہوگئے۔ دوسری حدیث میں ہو کتب اللہ فی اعلیٰ علیین مع الملئکۃ المقربین" ناسخ صفحہ ۳۲۴ (۵) امام رضا علیہ السلام کے مزار پر جانے کا ثواب دس لاکھ حج کے برابر لکھا ہے دیکھو کتاب جامع الاخبار (۶) فریضہ حج کی تکمیل نہیں ہوتی جب تک کہ اماموں کے مزارات پر نہ جائیں۔ دیکھو تفسیر صافی زیر آیت واتموا الحج والعمرۃ
(۶) مذہبی اور قومی واقعات کو بذریعہ ڈراموں	(۶) محققین یورپ نے ملک ایران میں ڈراما کے

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعہ
کے لوگوں کو دکھلانا قریب گیارہویں صدی عیسوی کے ملک فرانس میں مشہور "مریکل پلے" کی ابتدا ہوئی جو اپنے پاکیزہ مضمون میں نہایت ابتدائی حالت میں بہت مختصر ہے۔ دیکھو انسائیکلوپیڈیا امریکن اور انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ ڈراما	کے رواج پذیر ہونیکی بابت لکھا ہو۔ لیکن ایران کے قومی لٹریچر کے مختصر بیان کو ہم ختم نہیں کرسکتے جب تک ڈراما کے ترقی پذیر ہونیکی طرف توجہ نہ دلائیں۔ جو کہ انیسویں صدی کے آغاز سے شروع ہوگیا ہے یونانی ڈرامے اور یورپ کے قرون متوسط کی مسٹریز کی مانند یہ بھی ایک خالص مذہبی رسم کی یادگار ہے جو کہ صدیوں سے محرم کے پہلے عشرہ میں سال بسال منائی جاتی ہو ان کھیلوں میں امام حسینؑ کو شہید کیا جاتا ہے شہزادہ قاسم کی شادی امیر تیمور کے پارٹ کئے جاتے ہیں۔ عموماً ایکٹر اصفہان کے باشندے ہوتے ہیں اور مسجدوں کے صحن محلسرائیں کارواں سرائوں میں خاص منڈوے بنائے جاتے ہیں جہاں یہ ڈرامے کئے جاتے ہیں مختصر بقدر حاجت مفصل دیکھو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا زیر لفظ پرشیا اور نیز ڈراما کے بیان میں پرشین ڈراما کے ذیل میں ہندوستان و پنجاب میں جو عشرہ محرم میں دلدل اور مہندی اور تابوت بنائے جاتے ہیں سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ رسم کہاں سے آئی اور اسکو کس

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعہ
	نظر سے دیکھنا چاہیئے مذکورہ بالا انکشاف سے صاف ثابت ہو گیا کہ یہ رسم اسی سرزمین سے آئی ہے جس سے مذہب شیعہ ہندوستان میں آیا یعنے ایران اور یہ رسم بھی وہیں سے "مومنین" اپنے ساتھ لائے
(۷) عصمت۔ نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح معصوم ہے اور اسکے سوا جس قدر نبی رسول ہو گزرے ہیں۔ سب گنہگار تھے۔ اس بارہ میں انکو بڑا غلو ہے اور قرآن اور حدیث سے دوسرے انبیاء کے عموماً اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معائب ومطاعن خصوصاً تلاش کرتے اور شائع کرتے رہتے ہیں۔	(۷) شیعوں کو بھی مسئلہ عصمت میں بڑا غلو ہے یعنی وہ مانتے ہیں کہ بارہ امام ہر قسم کے صغیرہ وکبیرہ وسہو ونسیان سے بھی معصوم تھے انکے سوا تمام اصحاب و ازواج مطہرات اور خود اماموں کے بھائی بچے سادات و بنی ہاشم سب غیر معصوم ہیں۔ حیوٰۃ القلوب جلد اول میں شائد ہی کوئی نبی ہو گا جسکا کوئی نہ کوئی قصور یا عیب و ثواب بروایات ائمہ مذکور نہ ہو اسی طرح ملائکہ کی نافرمانیوں کا ذکر بھی ہے جیسے فطرس اور وردائیل جنکو خدا نے ملعون بنا کر کسی جزیرہ پر پھینکدیا تھا۔ اور علی ہذا القیاس ہاروت و ماروت چاہ بابل میں۔ فطرس اور وردائیل کا ذکر دیکھو کتاب استخراج وناسخ التواریخ صفحہ ۸ ہاروت و ماروت کے لئے تفسیر صافی زیر آیت ببابل ہاروت وماروت صـ ۲۹

عقائد نصارٰی

(۸) تقیہ - تولاّ - تبرّا

(۱) سب سے پہلے پولوس تقیہ کا مجوز ہی جس کے نزدیک خلاف واقعہ بات کہکر بھی اپنے مذہب کی تائید کرالینا جائز تھا۔

دوسری بقول محققین نصارٰی میں سے ایک گروہ پالیشین تقیہ میں مشہور و معروف ہے جو مخالفین سے ڈر کر اپنے عقائد کو پوشیدہ رکھتا تھا۔

(۲) تولاّ کے معنے محبت کے ہیں۔ نصارٰی میں لفظ محبّت بہت مستعمل اور ایک خاص اور وسیع مفہوم رکھتا ہے یہانتک کہ وہ کہتے ہیں۔ خدا محبت ہے اس محبت کے مقابلہ میں بڑے سے بڑا گناہ بھی فوراً معاف ہو سکتا ہی لیکن اسی غلو محبت نے انکو ڈبو دیا

عقائد شیعہ

نبی اور ملائکہ جو خدا کے خاص فرمانبردار مخلوق ہیں اُن سے گناہ و خطا کا ارتکاب ممکن لیکن کیا مجال کہ ائمہ کرام کی طرف کوئی سہو و نسیان بھی منسوب کیا جائے ان ھٰذا الشیئ عجاب

(۸) شیعہ میں خاصکر اثنا عشریہ میں تقیہ اصل الاصول دین ہی (۱) لکھا ہی کہ دین میں نو حصہ تقیہ ہے اور ایک حصہ دین ہی جو تقیہ نہ کرے اسکا کوئی دین نہیں۔ اصول کافی باب التقیۃ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ سب سے پہلے شیعہ اسمٰعیلیہ نے بہ تقلید پالیشین نصارٰی کے تقیہ کو لازم قرار دیا۔ اور پھر اسمٰعیلیہ سے اثنا عشریوں نے اسکو گلے کا ہار بنایا یہانتک کہ اب موقعہ ہو یا بےموقعہ تقیہ کرنا شیعہ کی عادت بلکہ طبیعت ثانیہ ہو گئی ہے دیکھو سپرٹ آف اسلام صفحہ ۲۹۴

(۲) شیعوں میں بھی محبت اہلبیت کے بڑے بڑے ثواب ہیں۔ جسکی موجودگی میں محرمات سے کچھ اندیشہ نہیں۔ اول تو ہر وقت شیعوں کی پیٹھ سے گناہ جھڑتے رہتے ہیں۔ جیسے خزاں میں درختوں کے پتے اور کوئی بڑا سخت گناہ جھڑنے سے رہ بھی جائے تو وہ بھی نزع تک

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعہ
(۳) تبرا کے لفظی معنی بیزاری کے ہیں اور اسکا تعلق دل سے ہے لیکن بعض پادریوں کی تمام ہمتیں اسلام اور پیغمبر اسلام کے بر خلاف عیب چینی بدگوئی کے لئے وقف ہیں غرض مذہب وملت اسلام کے ساتھ انکو جو للہی تعصّب اور بغض ہے وہ ظاہر ہے۔ حاجت تشریح نہیں۔	رہتا ہے پھر گیا ہے آنکھیں بند ہوتے ہی سیدھے جنت میں۔ فروع کافی کتاب الروضہ مجالس المومنین صفحہ ۴۸ (۳) شیعوں کی ساری کوشش اصحاب ثلاثہ اور ازواج مطہرات میں سے عائیشہ اور حفصہ رضؓ کے خلاف نکتہ چینی اور معائب و مطاعن تلاش کرنے انکا تحریراً وتقریراً مجالس واخباروں اور رسالوں میں شایع کرنے پر وقف ہے یہیں تک نہیں بلکہ لعنت اور سب وشتم کو بھی لازمہ مذہب قرار دیا ہوا ہے۔ ایک حدیث کو امام محمد باقر کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس میں ہے کہ ہم بنی ہاشم ہیں اپنے چھوٹے بڑے کو شیخین کے حق میں سبّ اور تبرا کہنے کا حکم دیتے ہیں دیکھو رجال کشی اور مجالس المومنین صفحہ ۴۷ ترجمہ کمیت بن زید
(۹) عیسائی کتابیں اور کتابوں میں الحاقات تحریف۔ گم شدگی اصل کتب (۱) متکلمین نصاریٰ نے ثابت کیا ہے کہ ابتدا میں کئی انجیلیں تھیں لیکن نصاریٰ کی کونسلوں نے باقی کو چھوڑ کر صرف چار اناجیل	(۹) شیعوں کے معتبر عالم علامہ بہائی نے لکھا ہے کہ ہماری حدیث کی کتابیں جنکو اصول کہتے تھے۔ شروع میں چار سو تھیں پھر ان میں سے چھانٹ کر معتبر اور مستند۔ احادیث کو دوسری کتابوں میں منضبط و مدون کیا

عقایدِ نصاریٰ	عقایدِ شیعه
مروجه کو معتبر اور مستند قرار دیا تھا (۲) اور یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید میں بہت سے باب اور جملے الحاقی ہیں۔ اور اب بھی قدیم ترجموں میں اور حال کے ترجموں میں بڑا اختلاف اور تغیر و تبدل الفاظ ہو گیا ہے۔ اسی کی طرف کلام مجید میں آتا ہے کہ فویل للذین یکتبون الکتب بایدیهم ثم یقولون هٰذا من عند الله (۳) تحریف بھی ثابت کی گئی ہے خواہ لفظی خواہ معنوی جیسے کہ قرآن مجید میں ہے یحرفون الکلم عن مواضعه یعنی کلمات کو اپنی جگہ یا اپنے موضوع سے پھیر دیتے ہیں یا دوسری جگہ فرمایا۔ وان منهم لفریقا یلوون السنتهم بالکتب لتحسبوه من الکتب ویقولون هو من عند الله وما هو من عند الله ویقولون علے الله الکذب وهم یعلمون" یعنی اور بیشک ان میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں کہ کتاب کو زبان مروڑ مروڑ کے کچھ کا کچھ پڑھ جاتے ہیں تاکہ تم یہ جانو کہ جو پڑھ رہے ہیں	گیا مثلاً کافی و من لا یحضرہ الفقیه و تهذیب و استبصار و مدینة العلم و خصال و امالی و عیون الاخبار۔ وغیرہ آگے لکھا ہے کہ والاصول الاربعة الاولیٰ هی التی علیها المدار فی هٰذہ الاعصار" یعنی پہلی چار کتابیں جو ہیں انہی پر اس زمانہ میں دار و مدار ہے۔ کتاب الدرایت بہائی صفحہ ۲ مشمولہ کتاب توضیح المقال (۲) میں خدا کے فضل سے ثابت کر سکتا ہوں کہ ان انتخاب شدہ کتابوں میں سینکڑوں نہیں تو بیسیوں روایتیں اور حدیثیں الحاقی اور جعلی بنا کر اماموں سے منسوب کی گئی ہیں۔ علامہ بہائی باوجودیکہ چار سو میں سے چار کتابوں کو معتبر فرماتے ہیں مگر ہمارے ایڈیٹر صاحب اصلاح ایک موقعہ پر فرماتے ہیں کہ" ایک متنفس بھی علمائے شیعہ سے اسکا قائل نہیں کہ کل احادیث کتب اربعہ صحیح ہیں الخ رسالہ الشمس نمبر ۲و۳ جلد ۷ صفحہ ۱۷۹ جب یہ حالت ہے کہ کل احادیث کتب اربعہ صحیح نہیں ہیں تو پھر لامحالہ ماننا پڑیگا کہ

عقائد نصاریٰ	عقائد شیعہ
وہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ حالانکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں سے نازل ہوا ہے۔ حالانکہ اللہ کے ہاں سے نازل نہیں ہوا۔ اور وہ دانستہ خدا پر جھوٹ بولتے ہیں (۴) عیسائیوں نے اصل متی کی انجیل جو عبرانی میں تھی افسوس ہے کہ اسکو کھو دیا ہے خود انجیل در اصل یونانی ترجمہ سے لی گئی ہے۔ خود محققین یورپ مثلاً گبن نے اس بارہ میں خوب تحقیق کی ہے۔ اور نصاریٰ کو سخت ملامت کی ہے کہ اپنے خداوند کی مادری زبان والی انجیل ہی کھو دی	اس میں بہت سی الحاقی احادیث و روایات ہیں فہو المراد مگر الحاق کا محاورہ تو کتب سماوی پر بولا جاتا ہو اگرچہ شیعوں کے ہاں کتب احادیث ائمہ کتب سماوی کے مساوی ہیں مگر خیر ہم قرآن مجید میں شیعوں کا الحاق ثابت کرنیکو حاضر ہیں۔ خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے تذکرۃ الائمہ میں دو سورتیں بتمامہ لکھی ہیں جو مصحف عثمانی میں نہیں ہیں۔ ایک کا نام سورہ نورین اور دوسری کا نام سورہ الولات ہے دیکھو تذکرہ صفحہ ۱۸، ۱۹ (۳) لفظی تحریف "یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک" فی شان علی"۔ انما انت منذر" و"علی" لکل قوم ھاد۔ فاوحی الی عبدہ" فی علی لیلۃ المعراج" ما اوحی تذکرۃ ص۱۹ معنوی تحریف۔ یومنون بالغیب کہ غیب سے مراد امام غائب ہیں۔ اکمال الدین مطبوعہ ایران ص۱۲ اور زبان مروڑ کر پڑھنے کی مثال خدا فرماتا ہے "ولتکن منکم امۃ" شیعہ کے ہاں ہے ولتکن منکم ائمۃ یا آیۃ وضو میں وارجلکم کو وارجلِکم پڑھنا وغیرہ وغیرہ

عقائد نصاریٰ	عقائد شیعہ
	(۹) عیسائیوں نے تو صرف ایک ہستی کی انجیل کو کھویا شیعوں نے قرآن اصلی کو کھویا جسے جناب علیؑ نے جمع کیا تھا۔ مصحف فاطمہ کو کھویا۔ جو قرآن مروجہ سے تین گنا ضخیم تھا۔ کتاب علی کو کھویا۔ جو اونٹ کی ران کے برابر موٹی تھی اور جس میں تمام حوادث اور تمام واقعات کا جو قیامت تک واقع ہونے تھے مندرج تھے۔ چار سو کم چار کتب قدیم احادیث ائمہ کو ضائع کر دیا حالانکہ ان قدیم نوشتوں کا موجود رہنا ضروری تھا۔ ان قیمتی اور بے بہا کتابوں کا موجود ہونا مسلمانوں کے لئے خاص کر کے آجکل بڑا ضروری تھا جبکہ پے درپے حوادث شروع ہو رہے ہیں۔
(۱۰) اتخاذ ارباب خدا فرماتا ہے اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم الخ یعنی انہوں نے اپنے عالموں اور اپنے زاہدوں کو اور مسیح ابن مریم کو اللہ کو چھوڑ کر کے اپنا خدا بنا لیا ہے۔ نصاریٰ میں سب سے پہلے پولوس رسول ہوا ہے جس نے مسیح علیہ السلام کی اصلی تعلیم کو تبدیل	(۱۰) شیعہ کے ارباب میں سے چند ایک کے اسماء یہ ہیں (۱) سب سے اول عبد اللہ ابن سباء جس نے عقیدہ رجعت اور ہر نبی کا وصی ہونا اور خلافت بلافصل جناب علی۔ اور پھر آخر کار الوہیت جناب علی کے مسائل اختراع کر کے رائج کئے اسکے بعد اسکی اولاد اور اسکی جماعت۔ (۲) مشائخ و راویان حدیث ائمہ۔ مثلاً جابر جعفی

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعه
کرکے اپنی رائے اور خیال کے مطابق کردیا پابندی کتب شریعت۔ ختنہ۔ روزہ کئی احکام کو غیر ضروری ظاہر کیا اسکے بعد اسی دو ہزار کے عرصہ میں ہزاروں انکے بزرگ فاضل اور عالم اور فقیہ اور پوپ اور پادری صاحبان ہو گزرے اور ہیں جو عوام کو گمراہ کرنا اپنا فرض منصبی جانتے ہیں	زراہ بن اعین۔ ابوبصیر ابو ہشام مومن لطاق عمرو بن فضیل وغیرہ ہم جنھوں نے ائمہ کے نام کی ہزاروں احادیث روایت کیں۔ اور انمیں سینکڑوں بے اعتبار ہیں جو کچھ انہوں نے آئمہ کرام سے منسوب کردیا ہو۔ خواہ وہ مخالف کتاب وسنتہ ہی کیوں نہ ہو مگر شیعہ کی مجال نہیں۔ کہ ان ارباب کی مرویات کو مسترد کردیں۔ (۳) معزالدولہ دیلمی شیعہ تاریخ میں علی الخصوص قابل ذکر ہے یہی شخص ہے جسنے کمزور خلفائے عباس کے عہد مین بحیثیت امیر الامرائے خلافت بغداد کے علانیہ صحابہ و معاویہ پر تبرا ولعن کرنیکی شرمناک اور مکروہ عادت کی بنیاد ڈالی دیکھو تاریخ ابن خلدون جلد ۳ صـ ۳۲۵ اور یہی شخص ہے جسنے امام حسین علیہ السلام کی یادگار میں ہر عشرہ محرم میں سال بسال مجالس تعزیت وسینہ زنی ماتم وسوگ اور مجمع بناکر عام گزرگاہوں میں نکلنے کی رسم نکالی۔ ابن خلدون صـ ۳۲۵ و سپرٹ آف اسلام سید امیر علی صـ ۴۶۱ آج تبرا بازی اور تعزیہ داری شیعہ مذہب کا جزو اعظم اور اصل اصول بنا ہوا ہے۔

عقائد نصاریٰ	عقائد شیعہ
	(۴) پہلا بابویہ قمی- اور آخر میں خاتم المحدثین علامہ مجلسی وغیرہ علما دونوں صاحبان بڑی صاحب تصانیف ہیں انکی تصنیف کا کچھ مطالعہ مینے کیا ہو انکی تحریروں نے بھی ملت اسلام کو بنسبت فائدہ بڑا نقصان پہنچایا ہی
(۱۱) رجعت ایکدفعہ مرکر پھر دنیا میں لوٹکر آنا انجیل میں لکھا ہی کہ مسیح نے اپنے حواریوں کو کہا تھا- کہ میں آسمان پر اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور ابھی یہ نسل باقی ہوگی کہ میں آسمانی بادشاہت کے ساتھ پھر دنیا میں آؤنگا- اس مژدہ جانفزا سے حواری بہت خوش ہوتے اور پھولے نہ سماتے اور دنیوی عروج اور دولت و عیش کے ہمیشہ وہ طلبگار رہتے تھے اس امر کی شکایت سر ولیم میور نے اپنی اردو تاریخ کلیسیا میں بھی لکھی ہی- حواریوں کا زمانہ تو خیر گزر گیا- مسیح کی آمد کا انتظار ابتک عیسائی دنیا کو ہے اور کئی دفعہ یہ انتظار جنون کی حد تک پہنچ چکا ہے گرجاؤں میں ابتک آسمانی بادشاہت کے چرچے رہتے ہیں	(۱۱) شیعہ کے ہاں رجعت کا اعتقاد ضروریات سے ہی جسکا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی اور امام حسین اور امام مہدی پھر زندہ ہوکر قیامت سے پہلے دنیا میں آئینگے حضرت علی کی نسبت تو لکھا ہی کہ کئی دفعہ آئینگے اور اپنے دشمنوں کو قتل کرینگے صفیں اور کربلا کے دوبارہ معرکے ہونگے- اور پورا انتقام لیا جائیگا- جناب علی ۴۴ ہزار سال سلطنت کرینگے اور امام حسین اسقدر مدت کہ نہایت ضعیف العمر ہوجائینگے یہانتک کے آپکے ابروئے مبارک کے بال آپ کے منہ پر لٹک پڑینگے- دیکھو کتاب حق الیقین مجلسی باب رجعت وغیرہ- امام صادق فرماتے ہیں جو ہماری رجعت اور ہمارے متعہ کا قائل نہ ہو وہ شیعہ ہی نہیں ہی "از ما نیست کسے کہ ایماں بہ رجعت ما نہ داشتہ باشد ومتعہ را حلال نہ داند" حق الیقین ص۱۳۵ مطبوعہ ایران

عقائدِ نصاریٰ	عقایدِ شیعہ
	شیعیان کوفہ و دیگر بلاد میں سے ہر ایک کے ہزار ہزار فرزند پیدا ہونگے اور مشرق سے مغرب تک تمام جہان میں شیعہ کی سلطنت ہو جائیگی حق الیقین و اکمال الدین وغیرہ کتب ملاحظہ ہوں اب واضح ہو کہ سب سے پہلے اس آسمانی بادشاہت یا باصطلاح خود راویان شیعہ "دولت آل محمدؐ" کے ظہور کا وعدہ حضرت علی کی زبانی مروی ہے کہ ستّر برس کے بعد مصائب کا خاتمہ ہو جائیگا اور اسکے بعد تمکو خوشحالی نصیب ہوگی دیکھو کتاب الخرائج مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۸ لیکن بوجہ شہادت امام حسینؑ کے سنہ ۷۰ ع کی بجائے سنہ ۱۴۰ھ مقرر ہوا۔ اسی طرح سب سے آخری وعدہ سنہ ۷۰۰ھ کے آگے پیچھے تھا مگر ظہور دولت آل محمدؐ کی کوئی علامت یا آثار نہیں نظر آتے تاہم شیعہ بیچارونکو ابتدائی صدیوں میں سخت انتظار رہا چنانچہ لکھا ہے کہ دولت ائمہ کے شوق میں ایک ضرب المثل ہوگئی ہے "الشیعۃ تربی بالامانی" یعنے شیعہ امیدوں اور تمناؤں میں جیتے ہیں۔ دیکھو توضیح المقال صـ۴۶ مطبوعہ ایران

عقاید نصاریٰ	عقاید شیعہ
	اور ویسے تو آج بھی ہر مجلس اور نماز و نکے بعد ظہور دولت ائمہ کی دعائیں عجل فرجہ عجل فرجہ کرکے مانگی ہی جاتی ہیں
(۱۲) ہواخواہونکی بیوفائی انجیل میں ہو کہ یہودا اسکریوطی نے جو مسیح کا مرید تھا۔ دنیوی لالچ کی خاطر دشمنوں کی طرف سے ہوکر مسیح کو پکڑوادیا	(۱۲) (۱) عبد الرحمٰن ابن ملجم قاتل شیرِ خدا پہلے شیعہ تھا اور بیعت بھی جناب علی کے ہاتھ پر کرچکا تھا دیکھو جلاء العیون مجلسی (۲) محمد بن اشعث جو خود قاتل یا قاتلان امام حسین میں سے ہے وہ بھی پہلے شیعہ تھا اور پھر خارجی ہوگیا۔ توضیح المقال صفحہ ۶۰۔ ترجمہ اشعث بن قیس الکندی

باقی آئندہ